سوال

(339) غصے کی حالت میں دی گئی طلاق کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے اپنی زوجہ کو ایک جلسے میں غصے کی حالت میں یہ کہا کہ تم ہماری ماں ہو اور ہم نے تم کو طلاق دیا طلاق دیا طلاق دیا لیکن یہ نہیں کہا کہ تین طلاق دیا اور اس کے دل میں بھی نہ تھا کہ طلاق بائن دیتے ہیں صرف غصے کی حالت میں زبان سے نکل گیا تھوڑی دیر بعد کے جب اس کے شوہر کا غصہ فرو ہو گیا تو اپنی زوجہ سے بات کرنا چاہا تب اس کی زوجہ نے یہ کہا کہ تم نے مجھ کو طلاق دیا ہے۔ اب میں تمھاری بی بی نہیں ہوں اس کے شوہر نے کہا کہ میں غصے کی حالت میں تم کو طلاق دیا مگر فی الواقع میں نے طلاق نہیں دیا ہے شوہر اس کا ہمیشہ جاتا ہے مگر عورت قبول نہیں کرتی ہے اور کہتی ہے کہ بغیر فتوی کے میں تم سے مل نہیں سکتی اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق بائن واقع ہو گا یا نہیں؟ اگر طلاق بائن واقع نہیں ہوا اور درمیان عدت کے طلاق دینے والا نے اس عورت کو زبان سے کہہ دیا کہ میں نے تم کو بی بی بنا لیا تو ایسی حالت میں پھر دوبارہ نکاح کرنا ضروری ہے یا نہیں اور اب کونسی صورت ہے کہ زن وشو میں نکاح قائم رہے؟ بینوا توجروا!

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلے یہ جاننا چاہیے کہ غصے کے تین درجے ہیں۔

1۔ اعلیٰ جس میں عقل بالکل زائل ہو جاتی ہے اور اس وقت جو بات آدمی کے منہ سے نکلتی ہے نہ اس کی اس کو خبر ہوتی کہ کیا کیا بول گیا اور نہ قصد وارادہ سے بولتا ہے۔

2۔ اوسط: جس میں عقل تو بالکل زائل نہیں ہو جاتی لیکن قصد وارادہ نہیں رہتا اس وقت جو بات اس کے منہ سے نکلتی ہے بلا قصد وارادہ نکلتی ہے لیکن اس قدر اس کو خبر رہتی ہے کیا کہ بول گیا۔

3۔ ادنی: جس میں نہ عقل زائل ہوتی ہے نہ قصد وارادہ اور اس وقت جو بات اس کے منہ سے نکلتی ہے بقصد وارادہ نکلتی ہے اور یہ جانتا بھی ہوتا ہے کہ کیا بول رہا ہوں۔

اب جاننا چاہیے کہ اعلیٰ اور اوسط درجے کے غصے میں طلاق نہیں پڑتی اور ادنی درجے کے غصے میں پڑ جاتی ہے تو شخص مذکور جس کی نسبت سوال ہے اپنے غصے کی حالت کو خیال کرے کہ جس وقت اس نے اپنی زوجہ کو طلاق دیا تھا اس وقت اس کا غصہ کس درجے کا تھا؟ اگر اعلیٰ یا اوسط درجہ کا تھا تو طلاق نہیں پڑی اور اگر ادنٰی درجہ کا تھا تو پڑ گئی لیکن اگر عورت مدخولہ ہے تو بائن نہیں صرف رجعی طلاق پڑی جس میں عدت کے اندر رجعت کر سکتا ہے یعنی اگر اس قدر دو معتبر آدمیوں کے روبرو کہہ دے کہ میں نے اپنی زوجہ کو جو طلاق دیا تھا اسے میں نے واپس لے لیا تو اس کی زوجہ بدستور زوجہ باقی رہے گی اور اگر گزر چکی ہو تو بتراضی طرفین بلا حلالہ پھر نکاح ہو سکتا ہے اگر عورت غیر مدخولہ ہے تو ایک طلاق بائن پڑ گئی لیکن عدت کے

اندرخواہ عدت کے بعد بتراضی طرفین بلاحلالہ پھر نکاح جائز ہے۔ زادالمعاد(2/2044) میں ہے۔

"الغضب علی ثلاثۃاقسام: احدہا: مایزیل العقل فلایشعر صاحبہ بماقال وہذالایقع طلاقہ بلانزاع والثانی مایحون فی مبادیہ بحیث لایمنع صاحبہ من تصورمایقول وقصدہ فہذایقع طلاقہ الثالث" ان یستحکم ویشتد بہ فلایزیل عقلہ الکلیۃ ولکن یحول بینہ وبین نیتہ بحیث یندم علی مافرط منہ اذازال فہذامحل نظروعدم الوقوع فی ہذہ الحالۃ قعی متجہ "

(غصے کی تین قسمیں ہیں۔

1۔ایک قسم وہ ہے جس میں عقل بالکل زائل ہوجاتی ہے اوراس وقت جوبات غضبناک آدمی کے منہ سے نکلتی ہے اسے کچھ خبرنہیں ہوتی کہ وہ کیا بول رہاہے اس میں توبلانزاع طلاق واقع نہیں ہوتی۔

2۔دوسری قسم یہ ہے کہ اس قسم کے غصے کے دوران میں اس کو یہ خبر رہتی ہے کہ وہ کیا بول رہاہے اورکیاارادہ رکھتاہے؟اس صورت میں طلاق واقع ہوتی ہے۔

3۔تیسری قسم یہ ہے کہ اس کاغصہ تومستحکم اورشدید ہوتاہے لیکن اس کی عقل بالکل زائل ہوتی البتہ وہ اس کے اوراس کی نیت کے درمیان اس طرح حائل ہوجاتی ہے کہ اسے غصے کے دورہونے پروہ اپنےکیے پرنادم ہوتاہے۔یہ قسم محل نظرہے اس حالت میں طلاق کاعدم وقوع قوی اورمناسب ہے) صحیح مسلم(4771چھاپہ دہلی) میں ہے۔

"وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّہُ عَنْہُمَا قَالَ: "كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَہْدِ رَسُولِ اللَّہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَۃِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَۃٌ،[1] الحدیث

(طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے ابتدائی دوسالوں میں تین طلاقیں ایک ہی طلاق شمار ہوتی تھی)

صفحہ(478) میں ہے۔

"عن طاوس ان اباالصہباء قال لابن عباس رضی اللہ عنہ: اتعلم انماکانت الثلاث تجعل واحدۃ علی عہدالنبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکروثلاثامن امارۃ عمر؟ فقال ابن عباس رضی اللہ عنہ نعم"[2]

(طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے بلاشبہ ابوالصہبا رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کیاآپ جانتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورمیں اورعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امارت کے تین سالوں میں تین طلاقیں ایک ہی طلاق شمار ہوتی۔

تھی؟ توعبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: جی ہاں)

سورۃ بقرہ میں ہے۔

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ... ٢٣٢ سورة البقرة

واللہ اعلم بالصواب۔

(اورجب تم عورتوں کوطلاق دوپس وہ اپنی عدت کوپہنچ جائیں توانھیں اس سے نہ روکوکہ وہ اپنے خاوندوں سے نکاح کرلیں۔جب وہ آپس میں اچھے طریقے سے راضی ہوجائیں)

[1]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث(1472)

[2]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث(1472)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ:544

محدث فتویٰ